

# متبوع کی نیت کا اعتبار ہے، نیز تنخواہ دار اور دباڑی دار ملازم کے حکم میں فرق

مجیب: ابو سعید محمد نوید رضاعطاری

مصدق: مفتی فضیل رضاعطاری

فتویٰ نمبر: 121

تاریخ اجراء: 19 جمادی الاول 1444ھ / 14 دسمبر 2022ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

### سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں سعودی شہر قصیم میں شیخ کاڈرائیور ہوں اور میری رہائش بھی شیخ کے ساتھ قصیم میں ہے۔ شیخ کا جب بھی سفر ہوتا ہے، تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس شہر جانا ہے اور کہاں کہاں رُکنا ہے لیکن اکثر یہ معلوم نہیں ہوتا، کہ وہاں قیام کتنے دن کا ہے۔ شیخ سے اس کی نیت پوچھنا ممکن نہیں۔ جب مجھے معلوم ہے کہ مجھے شرعی سفر سے زیادہ سفر کرنا ہے، لیکن وہاں پہنچ کر قیام کتنے دن کرنا ہے، یہ معلوم نہیں، تو اس صورت میں مکمل نماز پڑھوں گا یا قصر؟ یا میں اپنی الگ سے نیت کروں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئلہ میں اصل اعتبار شیخ کی نیت کا ہے، آپ کی اپنی نیت کا اعتبار نہیں کہ آپ اس کے ملازم ہونے کی وجہ سے احکاماتِ سفر میں اس کے تابع ہیں، لہذا شرعی مسافت پر جانے کے بعد اگر شیخ نے پندرہ دن سے زائد ٹھہرنے کی نیت کر لی، تو وہ مقیم ہو جائے گا اور اس کے تابع ہونے کی وجہ سے آپ بھی مقیم ہو جائیں گے، لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ جب آپ کو اپنے شیخ کی نیتِ اقامت کا علم ہو، ورنہ آپ شرعی مسافت پر جانے کے بعد مسافر ہی رہیں گے اور آپ پر نماز میں قصر کرنا واجب ہوگا۔

چنانچہ در مختار میں ہے: ”(والمعتبر نية المتبوع) لانه الاصل لا التابع (کامراة وعبد وجندی واجیر مع زوج ومولی وامیر ومستاجر) ملخصاً“ اعتبار متبوع کی نیت کا ہے، نہ کہ تابع کی نیت کا، جیسے عورت شوہر کے ساتھ غلام آقا کے ساتھ لشکر امیر کے ساتھ اور اجیر مستاجر کے ساتھ ہو۔ (تنویر الابصار ودر مختار مع رد المحتار، جلد 2،

صفحہ 743، مطبوعہ کوئٹہ)

عالمگیری میں مزید ہے: ”وکل من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً باقامته ومسافراً بنيته و  
خروجاً الى السفر كذافي محيط السرخسى - الاصل ان من يمكنه الاقامة باختياره يصير مقيماً  
بنية نفسه ومن لا يمكنه الاقامة باختياره لا يصير مقيماً بنية نفسه حتى ان المرأة اذا كانت مع زوجها  
فى السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذہ والاجر مع مستاجرہ والجندى مع اميرہ فهؤلاء لا  
يصيرون مقيمين بنية انفسهم فى ظاهر الراوية كذافي المحيط“ ہر وہ شخص جو اپنے غیر کے تابع ہو، اس کو  
اس کی اطاعت لازم ہے اور وہ اس کے مقیم ہونے سے مقیم ہوگا اور اس کی نیت اور اس کے شرعی سفر پر نکلنے سے مسافر  
ہوگا، یونہی محیط سرخسی میں ہے: ”اصل یہ ہے کہ جس کو اپنے اختیار سے اقامت پر قدرت ہو، تو وہ اپنی نیت سے مقیم  
ہوگا اور جس کو اپنے اختیار سے اقامت پر قدرت نہ ہو، تو وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوگا، یہاں تک کہ عورت جب  
شوہر کے ساتھ سفر میں ہو اور غلام آقا کے ساتھ اور شاگرد اپنے استاذ کے ساتھ اور اجیر اپنے مستاجر کے ساتھ اور لشکر  
اپنے امیر کے ساتھ، ظاہر الروایہ کے مطابق یہ سب کے سب اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوں گے، اسی طرح محیط میں  
ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 155، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

شرعی مسافت پر پہنچ کر ملازم کے مقیم ہونے کے لیے مستاجر کی نیت کا علم ہونا ضروری ہے، اس کے بارے میں  
در مختار میں ہے: ”ولا بد من علم التابع بنية المتبوع، فلونوى المتبوع الاقامة ولم يعلم التابع فهو  
مسافر حتى يعلم على الاصح وفى الفيض: وبه يفتى كما فى المحيط وغيره دفعا للضرر عنه“ تابع کو  
متبوع کی نیت کا علم ہونا ضروری ہے، اگر متبوع نے اقامت کی نیت کی اور تابع کو علم نہ ہو، تو اصح قول کے مطابق وہ  
مسافر ہوگا جب تک اس کو نیت کا علم نہ ہو جائے، اور فیض میں ہے: اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے جیسا کہ محیط اور اس کے  
علاوہ میں ہے، اس (تابع) سے ضرر کو دور کرتے ہوئے۔ (تنویر الابصار ودر مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 744، مطبوعہ  
کوئٹہ)

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”قوله: (دفعاً للضرر عنه) لانه مأمور بالقصر منه عن الاتمام فكان  
مضطراً، فلو صار فرضه اربعاً باقامة الاصل بلا علمه لحقه ضرر عظيم من جهة غيره بكل وجه وهو  
مدفوع شرعاً“ شارح کا قول: اس سے ضرر کو دور کرتے ہوئے، کیونکہ اس کو قصر کا حکم دیا گیا ہے اور مکمل نماز  
پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، تو یہ مجبور ہوگا، اگر اس کے فرض اصل کے مقیم ہونے سے چار ہو جائیں بغیر علم کے، تو اس

کو ہر طرح سے ایک بڑا ضرر لاحق ہو گا اپنے علاوہ کی طرف سے، اور وہ شرعاً مد فوع ہے۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 744، مطبوعہ کوئٹہ)

یہ یاد رہے کہ مذکور بالا حکم تنخواہ دار ملازم کے لیے ہے، دہاڑی دار ملازم کے لیے نہیں۔ دہاڑی دار ملازم ہے، تو اس کی اپنی نیت کا اعتبار ہو گا، چاہے مستاجر سے مہینوں اپنے ساتھ رکھے کہ ہر دن گزرنے کے ساتھ دہاڑی دار اجیر کو اجارہ فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے، اس لیے اس کی اپنی نیت معتبر ہوگی۔

چنانچہ ردالمحتار میں ہے: ”قولہ: (اجیر) ای: مشاہرة او مسانہة كما في التارخانية، اما لو كان مياومة بان استاجره كل يوم بكذا فان له فسخها اذا فرغ النهار، فالعبرة لنيته“ شارح کا قول: اجیر یعنی جو ماہانہ یا سالانہ اجیر ہو جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے، بہر حال اگر یومیہ اجیر ہو اس طرح کہ اس کو ہر دن اتنے کے بدلے اجرت پر رکھا ہو تو جب دن مکمل ہو جائے، تو اس کو اجارہ فسخ کرنے کا اختیار ہے، اور ایسی صورت میں اعتبار اس اجیر کی نیت کا ہو گا۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 743، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



**Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**



[www.daruliftaahlesunnat.net](http://www.daruliftaahlesunnat.net)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)